Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۳۹۶۹

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/ا

یوم :- جمعۃ الوداع ٭ ۲۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۳

جلد ۸/۴۳ | ۲۸ ھجرت ۱۳۳۳ ھش ٭ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۲۳

مسٹر محمد علی ۹ جون کو ترکی کے پانچ روزہ دورہ پر روانہ ہونگے

کراچی ۲۷ مئی - پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی ترکی کے پانچ روزہ دورہ پر اگلے ماہ کی نو تاریخ کو کراچی سے روانہ ہوں گے - آپ حکومت ترکی کی دعوت پر وہاں جا رہے ہیں - توقع ہے - کہ آپ پندرہ جون کو واپس کراچی آجائیں گے - ادھر اے اپی پی فرانس پریس نے خبر دی ہے کہ لندن میں پاکستان کے مشرق وسطیٰ اور یورپ کے ملکوں کے سفارتی نمائندوں کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے - وزیر اعظم اس میں شریک نہیں ہو سکیں گے آپ کی جگہ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کانفرنس کی صدارت کریں گے -

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۶ مئی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے کل اچھی رہی - الحمد للہ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں -

مجلس دستور ساز نے دستور میں ترمیم کرنے کے متعلق وزیر قانون کی تحریک منظور کر لی

سرکاری ملازمین کے تحفظ کی دفعہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ میں شامل کر لی گئی

کراچی ۲۷ مئی آج مجلس دستور ساز نے دستور میں ترمیم کرنے کے متعلق بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات کی جگہ وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی کی تحریک منظور کر لی - اس طرح دستور کے ان حصوں میں ترمیم کرنے کا طریقہ آسان ہو جائے گا جن کی اہمیت اتنی زیادہ نہیں ہے - لیکن اہم اور بنیادی حصوں میں ترمیم کرنے کا طریقہ بدستور سخت رہے گا -

دستور کے کم اہم حصوں کا ترمیمی بل پہلے ایوان زیریں میں پیش کیا جائے گا - اگر ایوان کی دو تہائی اکثریت اس کے حق میں ہو تو پھر اسے ایوان بالا میں پیش کیا جائے گا - اگر اس ایوان کی دو تہائی اکثریت بھی اسے منظور کر لے - تو پھر وہ بل آخری منظوری کے لئے رئیس مملکت کے پاس بھیج دیا جائے گا - اگر بل کے بارہ میں دونوں ایوانوں میں اختلاف رائے ہو - تو وہ مسترد سمجھا جائے گا - اور اسے رئیس مملکت کی منظوری کے لئے نہیں بھیجا جائے گا -

بنیادی امور میں ترمیم کا بل مرکزی ایوانوں کے علاوہ [illegible] کی مجالس قانون ساز سے بھی منظور کرانا ہو گا - مجالس قانون ساز کی منظوری کے بعد ہی اسے آخری منظوری کے لئے رئیس مملکت کے پاس پیش کیا جائے گا -

اس سے پہلے مجلس دستور ساز نے بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ میں ایک دفعہ شامل کی - جس کا تعلق سرکاری ملازمین کے تحفظ سے ہے - اس دفعہ کے تحت ان آئی سی ایس افسروں کا تحفظ کیا گیا ہے - جنہوں نے تقسیم کے وقت پاکستان آنا قبول کر لیا تھا -

٭ گوجرانوالہ ۲۷ مئی ڈاک اور تار کے محکمہ نے گوجرانوالہ میں تین سو ٹنوں کا ایک نیا ٹیلیفون ایکس چینج کھولا ہے -

ایڈن کی چو این لائی سے ملاقات

جنیوا ۲۷ مئی - عارضی صلح کی شرائط پر بات چیت کرنے کے لئے جنیوا میں نو قوموں کی خفیہ بات چیت آج پھر شروع ہو رہی ہے - برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے آج مسٹر چو این لائی سے ملاقات کی - فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر بیڈو بھی آج جنیوا پہنچ گئے ہیں - آپ عارضی صلح کی شرطوں پر کابینہ سے بات چیت کرنے کے لئے پیرس گئے ہوئے تھے -

حدیں مقرر کرنے کے لئے فرانس اور ویٹ منہ میں بات چیت شروع ہو گئی

ہنوئی ۲۷ مئی - ہند چینی میں جنگ بندی کی حدیں مقرر کرنے کیلئے فرانس اور ویٹ منہ میں بات چیت شروع ہو گئی ہے - فرانسیسی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے - کہ دونوں فریقوں کے سٹاف افسروں میں کئی بار بات چیت ہو چکی ہے - فی الحال بڑے پیمانہ پر بات چیت نہیں ہو رہی - کیونکہ جنیوا کی کانفرنس کے فیصلوں کا انتظار ہے -

لنکا میں ہندوستانی سیاحوں کا داخلہ بند

کولمبو ۲۷ مئی - حکومت لنکا یکم جولائی سے ہندوستانی سیاحوں کا لنکا میں داخلہ بند کر رہی ہے - نیز لنکا میں چائے کے باغات میں کام کرنے والے ہندوستانی مزدوروں کو بھی جن کے پاس شناختی کارڈ ہیں - یکم جولائی سے ویزا کی سہولتیں نہیں دی جائیں گی -

مسٹر ولسن نے دورہ مکمل کر لیا

ہانگ کانگ ۲۷ مئی - امریکی وزیر دفاع مسٹر ولسن نے جو مشرق بعید کا سرکاری طور پر دورہ کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے - اپنا دورہ مکمل کر لیا ہے - آپ نے کہا - میں حکومت امریکہ سے ہند چینی میں زوردار طریقہ پر امریکی امداد کی درخواست کروں گا

ڈین بن فو سے زخمیوں کا انخلا مکمل ہو گیا

ہنوئی ۲۷ مئی - ڈین بن فو سے فرانسیسی زخمی سپاہیوں کا انخلا مکمل ہو گیا ہے - اس قلعہ سے آٹھ سو سے زیادہ سپاہی نکالے گئے

ملک فیروز خان نون کی کراچی سے روانگی ملتوی

لاہور ۲۷ مئی - پنجاب کے وزیر اعلےٰ ملک فیروز خان نون نے جنہیں کل لاہور پہنچنا تھا - اب کراچی سے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے

بہاولپور کے جو کے زیر کاشت رقبہ میں زیادتی

بغداد الجدید ۲۷ مئی - اس سال بہاولپور میں جو کے زیر کاشت رقبہ میں پچھلے سال کی نسبت کافی زیادتی ہوئی ہے - اس سال دوسرے تخمینہ کے مطابق جو کا زیر کاشت رقبہ ستر ہزار ایکڑ ہے - جب کہ گذشتہ سال صرف چھ ہزار ایکڑ تھا

مرکزی کابینہ کی فضل الحق سے ملاقات

کراچی ۲۷ مئی - آج مرکزی کابینہ مشرقی بنگال کے وزیر اعلےٰ مسٹر فضل الحق اور ان کی کابینہ کے دو افراد کا کراچی میں مشترکہ جلسہ ہوا - جو گھنٹہ بھر تک جاری رہا - مرکزی کابینہ کی مسٹر فضل الحق سے یہ چوتھی ملاقات تھی - بات چیت کا تعلق موجودہ صورت حال سے تھا - جو نارائن گنج کے بلووں کے بعد پیدا ہو گئی ہے -

مصری افسروں پر فرد جرم عائد ہو گئی

قاہرہ ۲۷ مئی - مصر کے پندرہ فوجی افسروں پر جن کے خلاف فوج کو بغاوت پر اکسانے کا الزام ہے فرد جرم عائد کر دی گئی

لاہور کا موسم

لاہور ۲۷ مئی - آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۲ اور کم سے کم درجہ حرارت ۷۲ رہا - آئندہ چوبیس گھنٹوں میں موسم صاف رہے گا -

اعلان تعطیل

کل جمعۃ الوداع کی وجہ سے پریس بند رہے گا - لہذا ۲۹ مئی کا پرچہ شائع نہیں ہو گا - قارئین اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں [illegible]

چاہیئے : نائب مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرایا

ایڈیٹر روشن دین تنویر

217

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رات کو عبادت الٰہی

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاٰخِرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَتَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری دہاکہ آتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کمر بند کو مضبوط باندھ لیتے اور رات کو زندہ کرتے۔ یعنی عبادت الٰہی میں گذارتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

گرامی نامہ

خاکسار نے مؤقر روزنامہ الفضل کی ۲ ہجرت کی اشاعت میں "قادیان میں چند روز" کے عنوان کے تحت لکھا تھا ــــ "۲۶ مئی ۱۹۰۸ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یوم وصال تھا۔ حضور علیہ السلام کا جسد اطہر ۲۷ مئی کو قادیان پہونچا۔ جہاں اسے مکرم مرزا عزیز احمد صاحب کے باغ کے ایک حصہ میں دو درختوں کے درمیان رکھا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا انتخاب اسی جگہ ہوا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے بیعت اسی مقام پر لی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز جنازہ اسی مقام پر ادا کی گئی۔ سلسلہ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کا ہمیشہ مرہون منت رہے گا۔ جنہوں نے اپنی بیماری۔ ضعف اور کمزوری کے باوجود باغ میں ان تاریخی مقامات مقدسہ کی نشاندہی فرمائی۔ اور یادگار تعمیر فرمائی۔ جن درختوں کے درمیان یہ اہم تاریخی واقعات انجام پذیر ہوئے۔ انہیں متعین فرمایا۔ اور اس مقام پر ایک چھوٹا سا باغیچہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔"

مندرجہ بالا عبارت میں "سلسلہ حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کا ہمیشہ مرہون منت رہیگا۔" "سلسلہ" سے خاکسار کی مراد "احباب سلسلہ" تھی۔ اس سلسلہ میں خاکسار کو حضرت بھائی صاحب کا ایک مکتوب گرامی موصول ہوا ہے۔ جس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں اب اس حالت میں سے گذر رہا ہوں۔ کہ لکھنا پڑھنا تو دور کی بات ہے۔ بعض اوقات اٹھنا بیٹھنا بھی محال ہو جاتا ہے۔ محض آپ کی محبت اور لطف و کرم اور دلجوئی کی خاطر بمشکل یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ ورنہ خطوط تک دوسروں سے پڑھوا کر سنتا ہوں۔ آپ نے جو مضمون الفضل میں دیا ہے۔ وہ بھی سنا ہے۔ مگر میرے عزیز اور میرے محترم اس مضمون کے ایک فقرے سے تو میں کانپ ہی اٹھا۔ من آنم کہ من دانم۔ میری کیا ہستی ہی کیا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس کا ممنون ہو۔ خوف آیا اور جسم ہی نہیں۔ بلکہ روح بھی تھرا گئی۔ کیونکہ کلام الٰہی میں ایک قوم کے متعلق صاف اور واضح الفاظ میں آیا ہے۔ اور بطور زجر آیا ہے۔

قل لا تمنّوا علیّ اسلامکم بل اللہ یمنّ علیکم ان ھداکم

خدا اس فقرہ کی تلافی کرا دیں۔ یہ سراسر فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند۔ ورنہ کچھ در گہ میں اس کی کم نہ تھے خدمتگذار۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ اور فضل بے پایاں کہ مجھ حقیر اور خاکسار کو سلسلہ نے نوازا۔ اور اس امانت کی توفیق ادا کرنے کی بخشی۔ اور خدمت کا موقعہ بھی خود مہیا فرمایا۔ ورنہ میں ایک ادنےٰ ترین و حقیر وجود ہوں۔ زیادہ لکھنا محال ہے۔ ورنہ بہت کچھ عرض کرتا۔" (خاکسار محبوب عالم خالد۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور)

درخواستہائے دُعا

ماہ رمضان کے خاص اوقات میں احباب شافی مطلق کے حضور دعا فرما دیں کہ مجھکو شفاء عطا فرمادے۔ عرصہ سات ماہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کیوجہ سے صاحب فراش ہوں ... والدہ صاحبہ کچھ دنوں سے وجع المفاصل میں مبتلا ہیں ... وہ خورش پھیلانے اور حکومت کرنے ... صحت کاملہ کے ... (۳) میرے گلے میں تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب *

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

راتوں کو اُٹھو اور دعائیں کرو

"راتوں کو اٹھو اور دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ وہ ایک کسان کی تخمریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپ نے اُن کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا۔ اور زمین عمدہ۔ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے۔ اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اُٹھو، دُعا کرو۔ دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائیگا۔ اور عملی طور سے دعا کرے گا۔ اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہو گی۔

"اعتکاف"

رمضان شریف کا آخری عشرہ کے ایام قبولیت دعا کے لئے بہترین موقعہ ہیں۔ ان ایام کو زیادہ سے زیادہ نیکی تقویٰ و طہارت اور عبادت الٰہی میں بسر کرنا چاہیئے۔ جنہیں خدا تعالےٰ توفیق عطا فرما دے۔ انہیں اعتکاف بھی کرنا چاہیئے۔ بیس رمضان المبارک کی شام کو اعتکاف میں بیٹھ جانا چاہیئے۔ اعتکاف کے لئے سب سے پسندیدہ جگہ مسجد ہے۔ حسب حالات گھر پر بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔

معتکف کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں۔ عورتیں بھی اپنے خاوندوں کی اجازت سے اعتکاف کر سکتی ہیں۔ حالت اعتکاف میں جنابت حیض و نفاس سے پاک صاف ہونا ضروری ہے کسی عارضہ سے اگر مرد پر غسل کی حالت آجائے۔ تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا ہاں جلد سے جلد غسل کر لینا چاہیئے۔ بلا ضرورت مسجد سے باہر آنا جانا ناپسندیدہ امر ہے۔ قضاء حاجت اور مریض کی عیادت وغیرہ کے لئے مسجد سے باہر جانے کی اجازت ہے۔ لیکن حتی الوسع کم سے کم وقت میں کام سے فارغ ہو کر واپس مسجد میں پہنچ جانا چاہیئے۔ ان ایام میں ذکر الٰہی پر بہت زیادہ زور دینا چاہیئے بیہودہ گوئی سے پرہیز لازم ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت درس و تدریس وعظ و نصیحت کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ اس کے علاوہ تمام وہ شروط جو روزہ دار پر عائد ہوتی ہیں۔ ان کی پابندی معتکف کے لئے بھی ضروری ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک میں ایک ایسی ساعت بھی ہے۔ جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں اس میں انسان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر بتائی گئی۔ مگر دو شخصوں کے جھگڑے کی وجہ سے بھلا دی گئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے۔ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرے۔ اعتکاف بھی آخری عشرہ میں بیٹھا جاتا ہے۔ اور لیلۃ القدر کی تلاش کے لئے بہت اچھا موقعہ ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر لیلۃ القدر پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا یہ کہ "اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی"۔ مشکوٰۃ۔ کہ اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے۔ اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف کیا جائے۔ اور درگذر کا سلوک کیا جائے"۔ بہرحال یہ ایک اعلےٰ درجہ کی عبادت کا موقعہ ہے۔ جن احباب کو خدا تعالےٰ توفیق دے۔ انہیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

* کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس تکلیف کو دور کر دے اور اپنے فضل و کرم سے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (خورشید احمد منیر واقف زندگی پھگوال ضلع جہلم) (۴) میری چھوٹی ہمشیرہ کافی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار:۔ محمد خورشید ابن حافظ فضل حسین صاحب مرحوم ۲۴ ہوتو سنگھ روڈ سنت نگر لاہور

روزنامہ الفضل لاہور۔
مورخہ ۲۸ ہجرت ۱۳۳۲ھش

جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی ممالک

دوسری عالمگیر جنگ میں روس اتحادیوں کے ساتھ جرمن نازیت کے خلاف جو فاشزم کی مبالغہ آمیز شکل ہے۔ اور جس کا راہ نما ہٹلر تھا جنگ آزما ہوا تھا جس بے جگری دلیری اور قربانی سے روسیوں نے ہٹلر کی حملہ آور افواج کا مقابلہ اپنے وطن کے کوچہ کوچہ گلی گلی میں کیا تھا اس کی نظیر مشکل ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ روس کی اسی قربانی کی وجہ سے اتحادیوں کو اپنے سب سے بڑے دشمن کے خلاف فتح نصیب ہوئی تھی

گرم جنگ ختم ہونے سے پہلے ہی یہ امر معلوم تھا کہ روس اور اتحادیوں کے درمیان اتحاد قائم نہیں رہ سکے گا۔ یہ ایک وقتی اتحاد تھا۔ جو ایک مشترکہ دشمن کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے یقین تھا کہ جونہی یہ دشمن ختم ہوگا۔ روس اور اتحادیوں کے درمیان جو فی الواقعہ نظریاتی تضاد ہے وہ بروئے کار آئے گا۔ اور دونوں میں اختلافات سخت تنازعات کی صورت اختیار کریں گے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہ ہوا۔ تو آپس میں جنگ چھڑ جائے گی:۔

یہ خیال اس لحاظ سے درست ثابت ہوا ہے کہ گرم جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی دونوں گروہوں میں سرد جنگ شروع ہو گئی۔ جو اب تک چلی آتی ہے اور روز بروز تلخ تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور نہ معلوم کب یہ گرم جنگ کی صورت اختیار کر کے دنیا کو جہنم زار بنا دیتی ہے۔

بہرحال دونوں بلاکوں میں نظریاتی تضاد کھل کر سامنے آگیا ہے۔ روسی اشتراکیت کا سب سے بڑا دعویٰ یہ ہے کہ وہ اشتراکیت کے اصولوں پر عامل ہے۔ اگرچہ [illegible] صحیح طور پر واضح نہیں ہو سکتا کیونکہ روس نے اپنے تئیں ایک آہنی پردہ کے اندر چھپا رکھا ہے۔ جس سے [illegible] سیاسی بصیروں کی نگاہ شاذ و نادر ہی پہنچ سکتی ہے۔ البتہ وہ جو پروپیگنڈا دوسرے ممالک میں کرتا ہے۔ وہ اشتراکیت کے نام پر ہی کرتا ہے۔ اور اس کا دعوے ہے کہ اس نے روس کو اشتراکی اصولوں کے زیر عمل لا کر بہت حد تک ترقی کے اعلےٰ معیار پر پہنچا دیا ہے۔ اور جو ترقی کی سکیمیں اس نے بنائی ہیں۔ اور جس طرح ان کی تکمیل ہو رہی ہے۔ روسی شہریوں کی زندگی "مقابلۃً" بہتر بنانے میں ممد و معاون ثابت ہو رہی ہیں۔

روس نے دوسرے ممالک میں خاص کر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں اشتراکیت کے پروپیگنڈا سے ایک حرکت پیدا کر دی ہوئی ہے اس نے وسط ایشیا کے تمام اسلامی ممالک کو اپنے میں مدغم کر لیا ہے۔ اور وہاں وہی اصول نافذ کر رکھے ہیں۔ جو اس نے خاص روس میں نافذ کئے ہوئے ہیں۔ جنوب مشرقی ممالک میں سے چین جیسا عظیم ملک اشتراکی حکومت کے زیر اقتدار ہے۔ اور چین کے ذریعہ روس نہ صرف کوریا میں بلکہ ہند چینی میں بھی دخل اندازی کر رہا ہے۔ اسی طرح اس کا پروپیگنڈا انڈونیشیا۔ بھارت۔ ملایا۔ برما۔ بلکہ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ تک وار کر رہا ہے۔ اور ان مغربی ممالک کو جنہوں نے گزشتہ تین صدیوں سے ان علاقوں میں اپنی نو آبادیات قائم کر رکھی ہیں بڑی مشکل پڑ گئی ہے۔ جنگ عالمگیر کے بعد جو اقوام ان علاقوں میں آباد ہیں۔ انہیں مغربی ممالک کی وجہ سے جنگ سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ جاپان نے جرمنی کے ساتھ تھا، چند ہی ہفتوں میں انڈونیشیا۔ ملایا۔ برما وغیرہ ممالک پر قبضہ کر لیا۔ جو جرمنی اور جاپان کی شکست تک رہا۔ اس حادثہ کی وجہ سے تمام جنوب مشرقی علاقہ کے ممالک بیدار ہو گئے۔ اور انہوں نے برطانیہ۔ فرانس۔ ہالینڈ وغیرہ ممالک کے خلاف جو بعد میں پھر ان جگہوں پر قابض ہو گئے۔ آزادی کی مہم شروع کر دی۔ جو اب تک جاری ہے۔

روس نے اس کا پورا پورا فائدہ اٹھایا سب سے پہلے اس نے چین کو اندر ہی اندر مدد دینی شروع کر دی۔ جس سے چند ہی سالوں میں اتحادیوں کی پروردہ حکومت کی جڑیں جس کا صدر چیانگ کائی شک تھا اکھاڑ دیں۔ اور اب وہاں کامل طور پر اشتراکی راج قائم ہے۔ جاپان پر تو امریکہ نے اپنا مکمل قبضہ جما لیا۔ مگر کوریا کو دو حصوں میں شمالی اور جنوبی میں تقسیم کرنا پڑا شمالی حصہ روس کے زیر اثر رہا۔ اور جنوبی حصہ امریکہ کے زیر اثر۔ آخر یہ دو عملی رنگ لائی۔ اور وہاں خطرناک جنگ ہوئی۔ ہند چینی پر فرانس کا قبضہ تھا۔ مگر اشتراکیت کے نفوذ سے وہاں ایک دائمی خانہ جنگی کی صورت قائم ہو گئی۔ اور آجکل فرانس کا قافیہ تنگ ہے۔ برطانیہ نے ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کر کے آزاد کر دیا۔ انڈونیشیا نے ہالینڈ کے خلاف جنگ کر کے آزادی حاصل کر لی۔

اس کے باوجود برطانیہ۔ فرانس اور ہالینڈ ابھی تک اپنی نو آبادیاتی روح کو دبا نہیں سکے اور عوام کے تقاضوں کے خلاف جنوب مشرقی ایشیا کو پوری پوری طرح اپنے قبضہ میں رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ امریکہ جس نے جنگ عالمگیر کے بعد اپنی خارجہ پالیسی سراپا بدل ڈالی ہے جہاں تک روس کا تعلق ہے۔ ان مغربی ممالک کا پورا پورا ممد و مددگار ہے۔ لیکن اس کی دربردہ خواہش یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے ان ممالک میں ان کے علی الرغم اپنا اثر و رسوخ بڑھاتا چلا جائے۔ اس کے پاس بے شمار دولت ہے۔ اور یہ تمام مغربی ممالک اس کے مرہون ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امریکہ کے پاس ہائیڈروجن بم ہے۔ جس سے باقی تمام مغربی ممالک تا حال محروم ہیں۔

ان مغربی ممالک میں سے جن کی نو آبادیات ہیں۔ برطانیہ کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ اور بظاہر اس کے امریکہ سے بھی سب سے زیادہ تعلقات ہیں۔ مگر امریکہ اور برطانیہ میں اندر ہی اندر باہمی رقابت بھی چل رہی ہے۔ برطانیہ باوجود جنگ عالمگیر میں سخت نقصان اٹھانے کے مرا نہیں بلکہ آہستہ آہستہ وہ پھر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو رہا ہے۔ اور گو اس کے قبضہ سے بہت سے علاقے نکل گئے ہیں۔ مگر ابھی تک دنیا میں اسکی پالیسی کا جال پھیلا ہوا ہے۔ اور امریکہ باوجود مادی قوت کی بہتات کے اس کو توڑ نہیں سکا۔

جہاں تک جنوب مشرقی ایشیا ملکوں کا سوال ہے۔ روس بڑی تیزی سے انہیں متاثر کر رہا ہے۔ اس کا طریق کار ایسا ہے۔ کہ وہ ملک جو کئی سو سال مغربی شہنشاہیت کے جوا کے تلے گردنیں نیچے کئے رہے ہیں۔ اب سر اٹھانا چاہتے ہیں۔ نو آبادیاتی مغربی ممالک ان کی اس خواہش میں حائل ہیں۔ وہ اپنا براہ راست رسوخ کم کرنا برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے لازماً یہ ممالک روسی امداد کو غنیمت سمجھتے ہیں اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اشتراکی بنتے جا رہے ہیں۔ اور اس طرح یہ ممالک ایک گڑھے سے نکل کر دوسرے اتھاہ گڑھے میں گرنے کے لئے نہایت خوشی سے تیار ہیں۔

امریکہ کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ جمہوریت کے لئے میدان میں آیا ہے۔ بے شک جمہوریت دنیاوی حکومتوں میں بہترین حکومت ہے۔ اور اس حد تک امریکہ اور برطانیہ کی جدوجہد بجا ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ روسی حکومت کلیاتی ہے۔ جہاں ڈکٹیٹرشپ کے بغیر چارہ نہیں۔ اور عوامی آزادی مفقود ہو جاتی ہے۔ مگر ان ممالک میں اشتراکیت جمہوریت پر فائق ہو رہی ہے۔ اور روس کی امداد سے یہ لوگ مغربی ممالک کا جوا اپنے کندھوں سے اتار دینا چاہتے ہیں۔

ہم نہیں سمجھتے کہ ایشیائی ممالک جن کی گھٹی میں مذہب پڑا ہے۔ اور مادیاتی نظریات سے ابھی کوسوں دور ہیں۔ ان پر اشتراکیت پورا تسلط حاصل کر سکتی ہے۔ مگر اشتراکیت کے پاس جو بھوکوں کو روٹی مہیا کرنے اور حکومتی اقتدار پر غریبوں کو قابض کرنے کا سنہری خواب ہے۔ وہ ان ممالک میں جہاں بھوکوں کی بہتات ہے۔ اور جس کی وجہ مغربی ممالک کی لوٹ کھسوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ اپنا اثر دکھلائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ خواہ یہ لوگ حقیقی طور پر اشتراکی نہ ہوں مگر اشتراکیت میں ان میں سے بہتوں کو اپنی نجات نظر آتی ہے۔ روس اس صورت حال کا پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اب یہ امریکہ اور ان مغربی ممالک کا کام ہے کہ وہ اس صورت حالات سے نپٹیں اور اگر وہ جمہوریت پر واقعی پورا پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور دنیا میں آزادی ضمیر اور ہر قسم کی آزادی چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ ان ممالک کے دلوں کو اپنے دوستانہ اور ہمدردانہ سلوک سے موہ لیں۔ اور ان کے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا کہ انسان کو برابر کے انسان سے کرنا چاہیئے:

مجالس خدام الاحمدیہ پنجاب توجہ فرمائیں

مجالس خدام الاحمدیہ پنجاب کی اطلاع کے لئے بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ اپنے اپنے ضلع کے قائد کا انتخاب کر کے مرکز میں رپورٹ کریں۔ ابھی تک صرف ضلع ملتان کے قائد کا انتخاب ہوا ہے۔ وقت بہت گزر گیا ہے۔ جملہ مجالس کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جلد از جلد انتخاب مکمل کر کے مرکز میں بھجوانا چاہیئے:

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کے بد نتائج

محمد شفیع اشرف
(۳)

گزشتہ قسط میں ختم" یہ ذکر آ چکا ہے کہ جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے "مسیح موعودؑ" ہونے کا دعوےٰ کیا اور یہ اعلان کیا کہ

یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

اور فرمایا کہ میں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اور آپ کی پیروی کے نتیجہ میں اس مقام تک پہونچا ہوں۔ تو عیسائیوں نے یہی شور مچانا شروع کیا۔ کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اسلام تو مسیح چھوڑ اس کے حواریوں جیسی ہستیاں بھی پیدا کرنے سے قاصر ہے چنانچہ عیسائی مضمون نگاروں۔ مقرروں اور خطیبوں نے برملا یہ کہنا شروع کیا کہ:۔

"اگر اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) میں کسی شخصیت کو پیدا کرنے کی طاقت ہوتی تو آخری زمانہ میں "امت محمدیہ کو گمراہی سے نکالنے والا" "امت کا سچا مونس و غمخوار" "حقیقی ممد و معاون" ہمارے خداوند مسیح کو کیوں قرار دیا جاتا۔ ہمارا اور تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ مسیح آسمان سے نازل ہو کر حکم عدل ہو کر آئے گا۔ اور مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی معاونت کا اصلی ثبوت دیگا اور یوں اپنی طاقت بے کراں کو منوائے گا۔ جس کو اسلام کا کوئی فرد کوئی نبی و رسول حتیٰ کہ خود پیغمبر اسلام بھی نہ کر سکے"۔

(العائشۃ دسمبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۸۲)

اسی رسالہ میں آگے چل کر مرقوم ہے کہ

"یہ بات قابل تسلیم ہے کہ جب اسلام خداوند جیسی ہستی موجود کرنے سے اب تک عاجز و لاچار رہا ہے۔ تو اب مرزا جی کیونکر خداوند کا نام پانے کے قابل ہو گئے۔ اور وہ بھی محض اسلام کی اتباع سے"۔

(العائشۃ دسمبر ۱۹۲۳ء)

یہاں سوال دراصل مرزا صاحب کی صداقت کا نہیں۔ بلکہ درحقیقت یہ چیلنج کیا جا رہا ہے۔ اسلام اور بانیٔ اسلام کی قوتِ قدسیہ کو کہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ کوئی شخص محض اسلام اور بانیٔ اسلام کی اتباع سے "خداوند" کے نام کا مستحق ہو جائے۔

بعض مسلمان اس موقعہ پر بھی بڑی سادگی سے اس اعتراض کا جواب یہ دیا کرتے ہیں۔ کہ جناب جب یسوع مسیح بھی آئیں گے۔ تو وہ اسلام ہی کی اتباع میں آئیں گے۔ وہ "امتی" ہوں گے۔ اور وہ شریعت محمدیہ پر ہی عمل کریں گے۔ انہیں بھی اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا فخر حاصل ہوگا۔ چنانچہ مصنف حقائق القرآن نے ایک اعتراض کے جواب میں کہا کہ

"حضرت مسیح قیامت سے پہلے آکر دجال کو ماریں گے۔ تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے معلوم ہوا کہ مسیح خاتم النبیین اور افضل ہیں"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں :۔

"ہم مانتے ہیں کہ قیامت کے قریب مسیح آ اگر یہ کام اور اس کے سوا اور کام بھی کریں گے۔ مگر بہ تحتی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دین اسلام کی خدمت بجا لادیں گے اور اسی خدمت کے لئے ان کو زندہ رکھا گیا ہے۔ تاکہ جو نقص خدمت اور بظاہر ناکامی ان کی پہلی زندگی میں ظہور پذیر ہوئے اس کی اچھی تلافی ہو جائے۔ اس سے مسیح کی افضلیت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افسری اور فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ جن کے دین کی خدمت مسیح کے سپرد ہوگی"۔

(جوابات نصاریٰ صفحہ ۱۱)

حال ہی میں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے جو تحریری بیان داخل کیا۔ اس میں انہوں نے لکھا:۔

"مسلمان جس حیثیت سے بیسٹے ابن مریم کے نزول کو مانتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ وہ اپنی پہلی بعثت میں نبی کی حیثیت سے آئے تھے اور اگرچہ نبوت کا فضل و شرف ان سے سلب نہیں ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی ان کا (عیسٰے علیہ السلام کا) زمانہ نبوت ختم ہو گیا ہے۔ اور اب قیامت تک آنحضرت کا عہد نبوت ہے۔ اس لئے اب عیسٰے علیہ السلام نبی کی حیثیت میں نہیں آئیں گے۔ بلکہ آنحضرت کے پیرو اور آپ ہی کی شریعت کے متبع ہوں گے۔ اور ان کا کام اپنی رسالت کو پیش کرنا یا نئے احکام دینا یا پچھلے احکام میں ردو بدل کرنا نہ ہوگا۔ بلکہ شریعت محمدیہ کے مطابق اس خدمت خاص کو انجام دینا ہوگا جس کے لئے وہ نازل کئے جائیں گے۔ ..."

(زمیندار مورخہ ۵ رمئی ۱۹۵۳ء صفحہ ۴)

لیکن لطیفہ یہ ہے کہ یہ دعوے بغیر دلیل کی نہایت ہی عجیب مثال ہے مسلمان تو بے شک تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ آئیں گے۔ تو وہ امتی ہوں گے۔ اور بہ تحتی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دین اسلام کی خدمت کریں گے لیکن عیسائی اسے کس طرح تسلیم کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے اس خیال کو عیسائی تو اپنانے اور ماننے پر مجبور نہیں۔ وہ تو اس کے بالکل برعکس اپنا نظریہ رکھتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام بقول آپ کے اسلام میں اسلام کا اولوالعزم نبی رسول ہے۔ جس کے اسلام کی عدالت کے خود حضرت محمدؐ اور قرآن نے ڈنکے بجائے ہیں۔ اور حضرت محمدؐ نے امت محمدیہ کو اسی کے اسلام کے علمبرداری اور پیروی کی تاکیدیں فرمائی ہیں۔ پس امت محمدیہ میں یسوع مسیح کا دوبارہ آکر مروجہ اسلام کی کسی شاخ کا معتقد ہونا جس کے اسلام کو خود احادیث اور مسلمانوں نے ناپسند کیا ہے۔ کسی طرح مناسب نہیں ٹھہر سکتا۔ اس سے ہرگز یہ بات لازم نہیں آتی کہ یسوع مسیح حضرت محمدؐ کے تابعدار یا امتی بن جائیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس معاملہ سمجھو"۔

(اثبات صلیب صفحہ ۱۶۵)

اور نہ صرف یہ کہ عیسائیوں نے یہ کہا کہ "یہ بات لازم نہیں آتی کہ یسوع مسیح حضرت محمدؐ کے تابعدار یا امتی بن جائیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس معاملہ سمجھو" بلکہ اس سے بھی چند قدم آگے بڑھ کر انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ

"یہ بات ثبوت کی محتاج نہیں ہے کہ حضرت محمدؐ بزبان قرآن محکم عمر بھر آبائی مذہب و عقائد و رسوم کی تکذیب کرتے ہوئے مسیحیت و انجیل و کتب مقدسہ اور مسیحیوں کی اور یسوع مسیح کی سچائی اور صداقت ہی بیان کرتے رہے۔ اس کی دوسری آمد کے ہی ڈنکے بجاتے رہے تھے اور اس کے مخالفوں کی تذلیل ہی کرتے رہے تھے۔ پس آپ ہرگز کسی معنے میں اختتام نبوت و رسالت" نہ بن سکتے تھے۔ اور نہ یسوع مسیح کے منکروں کے مددگار ہو سکتے تھے"۔

(اثبات صلیب صفحہ ۱۶۹)

ان اعتراضات کے علاوہ عیسائیوں نے نہایت جرأت کے ساتھ مسلمانوں کو للکارنا شروع کیا۔ اور مختلف انداز سے بتایا کہ اسلام کی پیدا شدہ خرابیوں کو دور کرنے کے لئے اگر کوئی موعود آئے گا۔ تو وہ یسوع مسیح ناصری ہمارا خداوند ہی ہے۔ اور یہ بات صرف ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ خود تم اور تمہارا رسول اپنی کتب میں ہر ہر قدم پر اقرار کرتے ہو۔ کہ آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے یسوع مسیح ہی آئیں گے۔ چنانچہ پادری غلام مسیح ایڈیٹر "نور افشاں" اپنی کتاب اثبات صلیب صفحہ ۱۷۵ میں یوں لکھتا ہے کہ:۔

"حضرت محمدؐ نے اپنی امت کی جملہ بدعات اور اس کی گمراہیوں کا علاج یسوع مسیح کا آنا قرار دیا ہے"۔

(باقی)

روزہ اور اس کے متعلق احکام کا فلسفہ

(۱)

(از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب پشاور)

روزوں کے فوائد۔ ان کی حکمتیں اور ان کے متعلق احکام کا علم اور فلسفہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوتا ہے۔ عوام محض اس کو ایک فرض جان کر عمل کرتے رہتے ہیں۔ جس سے روزوں کی حقیقی غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ پس ضروری ہے۔ کہ ان کے فوائد اور ان کے متعلق احکام کی باریکیوں پر غور کیا جائے۔ تا پورے انشراح صدور کے ساتھ انسان ان پر عمل کر کے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔

واضح ہو۔ کہ رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے۔ اور اس کے لغوی معنے گرمی اور سورج کی تپش کے ہیں۔ مگر اس سے مراد ظاہری گرمی اور سورج کی حدت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ عرب کے لئے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ پس اس کے معنے اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت اس کے وصال کی تڑپ اور عشق الٰہی کی آگ کیلئے زیادہ موزوں ہیں۔ جو ہر ایک مسلمان کو ان دنوں میں پیدا کرنی چاہیئے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں۔ جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ گویا رمضان پتھر جیسے سخت دل کو بھی محبت الٰہی سے گرما دینے کا ذریعہ ہے۔

روزہ فرض ہے اور جسم کی زکوٰۃ ہے

قرآن کریم میں روزوں کے لئے کُتب کا لفظ آیا ہے۔ جس کے معنے فرضیت کے ہیں۔ ان کا تارک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ سوائے شرعی عذر بیماری یا سفر کے روزہ کسی حالت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔ جس طرح زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے۔ اور انسان کو مال کا جائز حقدار بناتی ہے۔ اسی طرح روزہ انسان کو نعماء الٰہی کے استعمال کا جائز حقدار بناتا ہے۔

روزوں کا حکم اسلام میں نیا نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی مذاہب اور قوموں میں اس کا رواج رہا ہے۔ اسلام نے صرف ان کو دیگر احکام کی طرح مکمل اور خوبصورت وسطی راہ دکھائی ہے۔ سحری کے کھانے کو جاری کر کے نہ صرف جسمانی طور پر اسی کو بابرکت بنایا ہے۔ بلکہ روحانی حسن بھی دیا ہے۔ کیونکہ اس طرح نماز تہجد ادا کرنے کا موقع پیدا کر دیا گیا ہے۔ پس روزہ کوئی نیا بوجھ نہیں ہے۔ جو مسلمانوں پر لادا گیا ہے۔

روزہ کے فوائد

روزہ سراسر انسانوں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور اس کی ایک غرض لعلکم تتقون میں بیان فرمائی گئی ہے۔ تقویٰ کے تین معنے ہیں۔ اول روحانی ترقی کرنا۔ دوسرے جسمانی دکھ۔ گناہ اور ضرر سے بچنا۔ اور تیسرے تمدنی ترقی۔ روزہ روحانی ترقیات کا موجب اس طرح ہے۔ کہ اس طرح ذکر الٰہی۔ نماز تہجد۔ تلاوت قرآن وغیرہ کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ اس سے دکھوں اور گناہوں سے نجات ملتی ہے۔ جسمانی عوارض سے بھی روزہ نجات دے دیتا ہے۔ اور تمدنی ترقی کا بھی یہ ایک اعلیٰ ذریعہ ہے۔ روزہ سے ضبط نفس۔ ضبط اوقات اور ترک نفس کی مشق کرائی جاتی ہے۔ جو انسان کو مصائب۔ بیماری۔ فاقہ۔ جہاد۔ قحط۔ سفر وغیرہ میں بہت کام آتی ہے۔ انسان پر اضطراری طور پر قحط یا جنگوں میں ایسے حالات آتے رہتے ہیں۔ جب کئی کئی دن تک روٹی پانی کے بغیر یا بہت کم خوراک اور پانی پر گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ ایک سچے مومن مجاہد کی یہ ٹریننگ اس وقت اس کے کام آتی ہے۔ جب عیش پرست کافر بے تاب ہو کر خودکشی پر آمادہ ہو رہا ہوتا ہے۔ روزہ ایک امیر آدمی کو عملاً یہ بتا دیتا ہے۔ کہ بھوک سے غرباء کی کیا حالت ہوتی ہے۔ اور یہ احساس ان کو غرباء کی امداد پر آمادہ کرتا رہتا ہے۔

بقائے نوعی اور شخصی

انسان کی بقاء دو طور پر ہے۔ ایک بقائے شخصی ہے۔ اور دوسری ہے بقائے نوعی۔ روزہ میں انسان دونوں طرح کی قربانی کرتا ہے۔ یعنی کھانا پینا چھوڑ کر وہ بقائے شخصی کو قربان کرتا ہے۔ اور مخصوص تعلقات سے پرہیز کر کے وہ اپنی نوع کو قربان کرتا ہے۔ پس اس طرح شریعت نے دونوں طور کی قربانی کے لئے انسان کو تیار کرنے کی مشق کروائی ہے۔

مرض اور سفر کی تشریح

مریض اور مسافر کے لئے روزہ منع ہے۔ ان کو یہ ایام بعد میں پورے کرنے پڑتے ہیں۔ مگر اس سے مراد ہر مریض اور ہر مسافر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے بعض شرائط ہیں۔ مثلاً یہ ضروری ہے۔ کہ مرض کا روزہ سے تعلق ہو۔ اور وہ اس سے بڑھ جاتا ہو۔ صرف ضعف یا کمزوری کا ہونا مرض نہیں۔ یہ تو روزہ کا لازمی اور طبعی نتیجہ ہے۔ ورنہ اس کا فائدہ کیا ہوا۔ اور یہ مشق کس چیز کی ہے۔ بعض لوگ رمضان میں بہت زیادہ اور مرغن خوراک کھا کر سارا دن ڈکار لیتے رہتے ہیں۔ یا سوئے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کے لئے روزے خوید کا کام دیتے ہیں۔ اور وہ خوب موٹے ہو جاتے ہیں۔ (خوید وہ خاص خوراک ہے۔ جو گھوڑوں کو موٹا کرنے کے لئے دی جاتی ہے) اس معاملہ میں آج دو گروہ ہیں۔ اور وہ دونوں غلطی پر ہیں۔ اول بعض وہ لوگ ہیں۔ جو ہر بیماری اور ہر سفر میں روزہ رکھ لیتے ہیں۔ اور کسی صورت میں چھوڑنا جائز نہیں سمجھتے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ اس طرح ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف بعض وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو معمولی بہانہ مرض یا سفر کا ملنے پر روزہ بڑی دلیری سے ترک کر دیتے ہیں۔ جو بہت افسوسناک ذہنیت ہے۔ رخصت پر عمل ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اسکی اطاعت میں ہی ہے۔ مگر اس کے لئے بعض شرائط ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر مرض روزہ رکھنے سے بڑھتا ہو۔ تو روزہ نہ رکھا جائے۔ اور سفر کے متعلق یہ اصول ہے۔ کہ سفر میں روزہ نہیں ہے۔ مگر روزہ میں سفر ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر سفر اتنا قلیل ہو۔ کہ انسان افطاری سے قبل گھر واپس آ سکتا ہو۔ تو روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ ہاں اگر سفر لمبا ہے۔ تو بے شک روزہ ترک کر دیا جائے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کئی خطبات جمعہ میں وضاحت فرما چکے ہیں۔ ہاں جو لوگ ٹورنگ ڈیوٹی پر ہوں۔ مثلاً ریلوے گارڈ۔ ڈرائیور فوجی بھرتی والے آفیسر وغیرہ ان کا یہ سفر ان کے فرائض میں شامل ہے۔ اور ان کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ پھر بعض دفعہ مرض کا حملہ عارضی ہوتا ہے۔ یا سفر یقینی نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں ضروری ہے۔ کہ روزہ کی نیت کر کے سحری کھائی جائے۔ پھر اگر تو مرض رک جائے۔ یا سفر ملتوی ہو جائے۔ تو روزہ پورا کر لیا جائے۔ اور اگر مرض بڑھتا جائے۔ یا سفر واقعی شروع ہو جائے۔ تو راستہ میں افطار کر لیا جائے۔ اس طرح محض شک کی بناء پر روزہ ضائع نہ ہو گا۔ بعض امراض مثلاً شدید زکام۔ بخار۔ اسہال۔ ہیضہ۔ آنکھ کا مرض۔ دق۔ سرطان۔ گردوں کا شدید مرض وغیرہ میں روزہ بہت مضر ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف اکثر مزمن امراض مثلاً پرانا زکام۔ پرانے اسہال بدہضمی۔ ذیابیطس وغیرہ میں بسا اوقات روزہ مفید ہوتا ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر شخص اپنے خاص حالات ڈاکٹر سے بیان کر کے مشورہ لے۔ اور ڈاکٹروں کو بھی چاہیئے کہ بہت توجہ پوری تحقیق اور خشیت اللہ کے ساتھ روزہ چھوڑنے کا مشورہ دیں۔ کیونکہ یہ ایک ذمہ داری اور مزید بوجھ ہے۔ جو وہ اپنے سر پر لے رہے ہیں۔ پس بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ انسان کمزور ہے۔ اپنا بوجھ بھی اٹھانا مشکل ہے۔ چہ جائیکہ دوسرے کی گٹھڑی بھی بغیر سوچے سمجھے اٹھالی جائے۔

فدیہ کی اصل غرض

فدیہ صرف ان پر ہے۔ جو ایک لمبے عرصہ تک یا بالکل ہی روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو سکیں۔ مثلاً پیر فرتوت۔ دائم المریض۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں وغیرہ۔ فدیہ کا مقصد یہ نہیں ہے۔ کہ ایک موٹا تازہ تندرست امیر کسی غریب کو کھانا دے کر روزوں سے خلاصی حاصل کر لے۔ روزہ تو ایک انفرادی ذمہ داری کی مشق اور تربیت ہے۔ جو فدیہ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ جسمانی اور روحانی گند تو امیر کے دل و دماغ میں ہو۔ اور کھانا کسی فقیر کو دے کر اول الذکر کی اصلاح ہو جائے۔ اس کے لئے تو اس کو خود ہی روزوں کا جلاب لینا ہو گا۔

روزوں کا قرآن کریم کے ساتھ بھی تعلق ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ اس ماہ میں کم سے کم ایک دفعہ پورا قرآن کریم ختم کیا جائے۔ یا تراویح میں سنا جائے۔ قرآن کریم کی ابتداء (نزول) رمضان میں ہوئی تھی۔ اور ہر سال جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل شدہ حصہ رمضان میں دوہرایا کرتے تھے۔

روزوں کی ایک غرض لعلکم تشکرون میں بیان فرمائی گئی ہے۔ یہ قاعدہ ہے اور انسان کی فطرت بھی ہے۔ کہ کسی نعمت کی قدر اس کے چھن جانے کے بعد ہوتی ہے۔ روشنی کی قدر رات کو ہوتی ہے۔ اور صحت کی قدر بیماری میں اسی طرح جب تک انسان کو بھوک پیاس کا مشاہدہ نہ کرایا جائے۔ اس کو اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کی قدر نہیں معلوم ہوتی۔ پس اس قدردانی کا احساس کرانے اور شکر گذاری کا مادہ پیدا کرنے کے لئے روزے رکھے گئے ہیں۔ روزہ انسان کو جفاکش بھی بناتا ہے۔ روزہ دار سست اور غافل نہیں ہو سکتا۔ روزہ دار قوم کبھی عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہو کر ہلاک نہیں ہو سکتی۔ (باقی)

رمضان المبارک میں

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ آپ ادنیٰ سے ادنیٰ نیکیاں کر کے اس میں داخل ہو سکتے ہیں۔

نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ نیکیوں کی سرتاج ہیں۔ ان میں سبقت کریں۔ اور جس قدر اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر سکیں۔ صدقہ خیرات زکوٰۃ دیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کا اجر عظیم و بہترین انعام حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تمام حلقے اِس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ احرار بذاتِ خود اتنے مضبوط نہ تھے

بلکہ اُن کے پس پردہ کوئی اور رُوح کار فرما تھی!

اُن کا خیال تھا کہ مطالبات مسترد کر دیئے گئے تو اکثریت کے بل بوتے پر حکومت کو چیلنج کیا جاسکے گا

فساداتِ پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا پہلا باب!

(گذشتہ سے پیوستہ)

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن

جہانگیر پارک کراچی میں ۱۸ مئی کو چوہدری ظفر اللہ خان کی تقریر کے بعد مولانا لال حسین اختر نے آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن کی ایک کانفرنس تھیوسافیکل ہال کراچی میں طلب کی۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے مولانا احتشام الحق تھانوی۔ مولانا عبد الحامد بدایونی۔ مولانا جعفر حسین مجتہد مولانا محمد یوسف اور مولانا لال حسین اختر کے دستخطوں سے دعوت نامے جاری کئے گئے۔ کانفرنس ۲ جون کو کنوینر کے گھر میں ہوئی۔ اس کی کارروائی کا ریکارڈ پیش ہوا۔ تاہم مولانا احتشام الحق کے پیش کئے ہوئے کاغذات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانفرنس میں حسب ذیل مطالبات مرتب کئے گئے

(۱) احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

(۲) چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے برطرف کیا جائے۔

(۳) احمدیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے ہٹا دیا جائے۔ (۴) ان تینوں مطالبات کے حصول کی خاطر آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن طلب کی جائے۔

اس کانفرنس کی صدارت مولانا سید سلیمان ندوی نے کی۔ انہیں کی صدارت میں ایک بورڈ کی تشکیل عمل میں آئی۔ جس کے سپرد کنونشن کے آئندہ اجلاس کے انتظامات کئے گئے۔ اس کانفرنس میں مرتب ہونے والی قراردادوں کی منظوری کراچی کے ایک جلسہ عام میں دی گئی۔ بورڈ کے ارکان حسب ذیل تھے

(۱) سید سلیمان صاحب ندوی، صدر تعلیمات اسلامی بورڈ (۲) مفتی محمد شفیع صاحب رکن تعلیمات اسلامی بورڈ (۳) مولانا عبد الحامد صاحب بدایونی (۴) علامہ محمد یوسف صاحب کلکتوی۔ (۵) علامہ مفتی صاحب داد صاحب (۶) علامہ سلطان احمد صاحب (۷) علامہ احمد نورانی صاحب (۸) مولانا لال حسین اختر صاحب (۹) الحاج ہاشم گزدر صاحب (۱۰) مولانا جعفر حسین صاحب مجتہد رکن تعلیمات اسلامی بورڈ (۱۱) مولانا احتشام الحق صاحب

بورڈ کا ایک اجلاس ۱۳ جولائی کو مسٹر محمد ہاشم گزدر کے مکان پر ہوا۔ اور کنونشن میں شرکت کا دعوت نامہ ذیل کی جماعتوں کو بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا:۔

(۱) جمعیۃ العلماء پاکستان (۲) جمعیۃ العلماء اسلام (۳) جماعت اسلامی (۴) تنظیم اہل سنت والجماعت (۵) جمعیۃ اہل حدیث (۶) جمعیۃ اہل سنت (۷) موتمر اہل حدیث پنجاب (۸) ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پنجاب (۹) سفینۃ المسلمین (۱۰) حزب اللہ مشرقی پاکستان (۱۱) مجلس تحفظ ختم نبوت (۱۲) مجلس احرار (۱۳) جمعیت الفلاح (۱۴) جمعیۃ العربیہ

جماعت اسلامی کے جن نمائندوں کو دعوت نامے بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان کے نام یہ ہیں:۔ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی، نعیم صدیقی چوہدری غلام احمد اور سلطان احمد کنونشن کے انعقاد کے لئے ۱۶ اور ۱۷ اگست کی تاریخ مقرر ہوئی۔ لیکن جیسا کہ بعد میں ذکر کیا جائے گا۔ کنونشن بعد اصل ۱۶ سے ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء کو منعقد ہوئی۔ چوہدری ظفر اللہ خان کی تقریر نے احرار کیلئے ایک ایسا موقع پیدا کر دیا جسکے وہ ایک مدت سے منتظر تھے۔ انہوں نے اس موقع کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ آزاد کے زمیندار میں ایک اشتہار شائع ہوا کہ ۱۳ جولائی کو برکت علی محمڈن ہال میں تمام مذہبی جماعتوں کی ایک کنونشن بلائی جا رہی ہے جس میں علماء خطیب، پیر، سجادہ نشین اور مختلف سیاسی جماعتوں کے کارکن اور لیڈر شرکت کریں گے۔ اور اس میں نظریہ ختم نبوت کے تحفظ کا ابتدائی پروگرام بنایا جائے گا۔ چنانچہ اجلاس میں شرکت کے لئے ایک دعوت نامہ (دستاویز ڈی۔ ای ۱۳۸) غلام غوث ہزاروی کی طرف سے جاری کیا گیا۔ جس پر مولانا غلام محمد ترنم صدر جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان پنجاب۔ لاہور مولانا سید نور الحسن بخاری ناظم اعلیٰ تنظیم اہل سنت والجماعت پاکستان لاہور اور سید مظفر علی شمسی ایڈیٹر شہید اور سابق جنرل سیکرٹری ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان لاہور کے دستخط موجود تھے۔ دعوت نامہ پر دستخط کرنے والوں میں، ایک شخص مولوی محمد علی جالندھری نے اپنے آپ کو مجلس احرار کا ناظم اعلیٰ بیان کیا۔ مولانا اختر علی خان کی شہادت سے یہ چیز واضح ہے۔ کہ جس کمیٹی نے دعوت نامہ جاری کیا۔ اس میں احرار کی بھاری اکثریت تھی اور غلام غوث ہزاروی جنہوں نے دعوت نامہ جاری کیا۔ احرار پارٹی کے سرگرم کارکن معلوم ہوتے تھے اور اس سے پیشتر گورنر پنجاب کی طرف سے انہیں سرگرمیوں کی بنا پر متنبہ کیا جاچکا تھا۔ نہ تو احرار اور نہ مجلس عمل کے تحریری بیان میں اس چیز کی تفصیل موجود ہے۔ کہ کس طریق سے "ریسپشن کمیٹی" بنی اور کنونشن میں مدعو ہونے والوں کے ناموں کا فیصلہ کس نے کیا۔ لیکن مجلس احرار پاکستان کے ایک کتابچہ سے جو مسٹر انور علی ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے پیش کیا۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دعوت نامے ساٹھ کے قریب مذہبی اکابرین کو جاری کئے گئے تھے اور دوسرے اشخاص کے علاوہ مولانا احتشام الحق تھانوی۔ مولانا عبد الحامد بدایونی اور کراچی سے سید سلیمان ندوی نے شرکت کی۔ جن دنوں لاہور میں کنونشن ہوئی تھی ان دنوں لاہور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی اور جلسے جلوسوں پر پابندی تھی مگر ۹ جولائی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے اجلاس میں جس کی صدارت چیف سیکرٹری نے کی تھی یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کنونشن کو منعقد ہونے دیا جائے اور اس کارروائی میں مداخلت نہ کی جائے۔ اس کنونشن میں تین مطالبات پیش کئے گئے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔ اور حسب ذیل اشخاص پر مشتمل مجلس عمل بنائی گئی کہ وہ اقدام کے متعلق پروگرام بنائے۔ جس کے لئے مولانا ابو الحسنات جمعیت العلماء پاکستان (صدر) مولانا امین احسن اصلاحی جماعت اسلامی (نائب صدر) مجلس احرار کے شیخ حسام الدین جمعیت العلماء اسلام کے مولانا عبد الحلیم قاسمی مولانا محمد طفیل جمعیت العلماء اسلام مولانا محمد بخش مسلم جمعیت علمائے پاکستان مولانا غلام محمد ترنم۔ مولانا غلام دین۔ مولانا داؤد غزنوی جماعت اہل حدیث مولانا عطاء اللہ حنیف جماعت اہل حدیث۔ مولانا مظفر اللہ خان عزب جماعت اسلامی۔ حافظ کفایت حسین ادارہ تحفظ حقوق شیعہ۔ مظفر علی شمسی ادارہ تحفظ حقوق شیعہ مولوی نور الحسن بخاری۔ تنظیم اہل سنت الجماعت انجمن سجادہ نشینان پنجاب کے مولانا عبد الستار ہزاروی۔ علامہ علاؤ الدین صدیقی کو نامزد کیا گیا اسی طرح مولانا اختر علی خان اور مولانا مرتضیٰ احمد میکش بھی نامزد کئے گئے۔ حکام نے کنونشن کی تاریخ کے اعلان کے بعد انتظامی امور پر غور کرنا شروع کیا۔ مسٹر قربان علی نے ۱۴ جولائی ۱۹۵۲ء کے نوٹ میں احرار کے ارادوں کے متعلق بڑا صحیح جائزہ لیا ہے۔

قربان علی کی رپورٹ

"تمام حلقوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ کوئی ذات احرار کی امداد کر رہی ہے۔ احرار بذات خود اتنے مضبوط نہیں ہیں۔ کہ مطالبات کا سوال اٹھا سکیں۔ بلکہ ان میں سے کوئی یا جوگ ان کے پس پردہ ہیں۔ کافی ہوشیار اور ہوشیار ہیں کہ مذہبی جماعتوں میں کوئی بے وقوف ہی ہوگا جو اس مسئلہ کی حمایت میں پیچھے رہے۔ کیونکہ احمدیوں کے متعلق تمام مسلمانوں میں احساس پایا جاتا ہے۔ اس چیز سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس مسئلہ پر ہر مسلمان اٹھ کھڑا ہوگا۔ احرار نے جس جارحانہ انداز میں ایجی ٹیشن شروع کی ہے۔ اور جس نے حکومت کو اقدام پر مجبور کیا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ سنجیدہ طبقہ اسے پسند نہیں کرتا۔ احرار اسے محسوس کرتے ہیں۔ اور میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے۔ جو انہیں قانون کے خلاف کر دے۔ لیکن احمدیوں کے متعلق اپنے دو مشکل ترین مطالبات منوانے کے لئے وہ مذہبی جماعتوں کو اپنے حق میں تبدیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ اس مسئلہ میں وہ مسلم لیگ اور حکومت دونوں کا مقابلہ کریں گے حکومت کے متعلق جو کسی معاملہ میں پارٹی نہیں ہوتی لوگوں کو احساس تھا۔ کہ وہ یہ مفاد شامت منظور نہیں کرے گی۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد بلا مبالغہ یہ اہم مسئلہ تھا۔ اس امید پر مسلم لیگ کو چیلنج کیا جائے گا کہ اگر حکومت نے

مطالبات کو تسلیم نہ کیا۔ تو مسلمانوں کی اکثریت اس کے خلاف ہو جائے گی۔ ان چیزوں کے موجب وجود میں آنے میں شک نہیں۔ اگر حکومت نے متبادل عمل کے لئے صحیح اور موثر راستہ اختیار نہ کیا۔ تو یہ خطرہ ناگزیر ہے۔ حکومت کون سے طریقے سوچ اور اختیار کر سکتی ہے۔ یہ ممکن ہوگا کہ ان کا محاسبہ کیا جائے۔ وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے یہ دو دل کا مقابلہ ہے۔ اور حکومت کو اپنے پنجوں کے بل تیار کھڑا رہنا چاہیئے۔ اور قدموں کو جمائے نہیں رکھنا چاہیئے۔

ہوم سیکرٹری نے سوچا کہ احرار لوگوں کے جذبات اکسانے میں بہت حد تک کامیاب ہو چکے ہیں۔ لیکن محسوس کیا کہ حکومت ان کو دبا رہی ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ پناہ لینے کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے تجویز کیا کہ پیشتر اس کے کہ کوئی فیصلہ کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ کو آئی۔ جی۔ پی۔ ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) ہوم سیکرٹری اور چیف سیکرٹری کا جو کراچی میں چھٹی پر تھے۔ اجلاس بلانا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے مطابق ۱۶ / جولائی ۱۹۵۲ء کو اس موضوع پر بحث کرنے کے لئے اجلاس منعقد ہوا۔ لیکن اس اجلاس کے فیصلوں کا ریکارڈ نہیں رکھا گیا۔

قابل اعتراض تقریریں

کنونشن ختم ہو جانے پر اس موقع پر کی گئی تقریروں کا جائزہ لیا گیا۔ اور اس نقطۂ نظر سے غور کیا گیا کہ آیا مقررین کے خلاف کوئی کارروائی کی جانی چاہیئے یا نہیں۔ مسٹر ولی اللہ خان ایس۔ پی (سی۔ آئی۔ ڈی) پنجاب نے ۱۲ / جولائی ۱۹۵۲ء کو اس رائے کا اظہار کیا کہ ان میں سے پانچ تقریریں قابل اعتراض ہیں۔ لیکن انہوں نے مطلع کیا کہ بہار الحق قاسمی اور علامہ علاؤ الدین صدیقی نے پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ (۲۱ ب) کی خلاف ورزی کی ہے۔ لیکن ان پر مقدمہ نہیں چلانا چاہیئے۔ کیونکہ اس قسم کا کوئی اقدام عدالت میں کیچڑ اچھالنے کا موقع پیدا کر دے گا۔ ان کا خیال تھا کہ عبد الغفار ہزاروی کی تقریر خاص اہمیت نہیں رکھتی۔ اور اس لئے اسے وقعت نہیں دینی چاہیئے۔ لیکن مولوی محمد علی جالندھری کے متعلق جنہوں نے حکومت کے لئے بے ایمان کا لفظ استعمال کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ان کے یہ الفاظ زیادہ قابل توجہ نہیں اس لئے انہیں بھی نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ عبد الستار نیازی کے معاملے میں ان کا خیال تھا۔ کہ ان کو بھی اس امید پر چھوڑ دیا جائے کہ انہیں کسی مناسب موقع پر کھینچا جا سکے گا۔ ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے ہوم سیکرٹری کو کیس بھیج دیا جس میں عبد الستار نیازی کی تقریر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی تھی۔ اور ہوم سیکرٹری نے اسے چیف سیکرٹری کے پاس بھیج دیا۔ (باقی)

موصی صاحبان توجہ فرمائیں!

حسب قاعدہ ہر موصی کو بجٹ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے بھجوایا جاتا ہے۔ جس کا پُر کرنا ہر موصی کیلئے ضروری ہے۔ یہ فارم مالی سال کے ختم ہونے پر ان کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ پس موصی صاحبان اس فارم کو جلد از جلد پُر کرکے واپس فرمائیں۔ تاکہ ان کو سالانہ حساب بھیجا جائے۔ اس قاعدہ میں یہ بھی فیصلہ ہوا ہے۔ کہ جو موصی اس کو ایک ماہ کے اندر پُر کرکے نہ بھیجے۔ تو اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔

ظاہر ہے کہ اگر موصی صاحبان سستی سے کام نہ لیں۔ اور یہ فارم پُر کرکے جلد واپس فرمائیں۔ تو پھر رجسٹری کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس سے ایک تو کام جلد ہو جائے گا۔ دوسرے انجمن کو رجسٹری کا خرچ برداشت کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اور مالی بوجھ سے انجمن بچ جائیگی۔ امید ہے۔ کہ موصی صاحبان جلد فارم پُر کرکے واپس فرما دیں گے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

قاضی کا تقرر

مولوی عبد الرزاق صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵۴ / ۵۵ سے تین سال کے لئے جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان کے لئے قاضی مقرر فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔

(ناظم دار القضاء)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری تا اپریل ۵۶ء دی جاتی ہے۔

احباب نوٹ فرمائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ملتان چھاؤنی!

چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایس سی — پریذیڈنٹ
" اکرام اللہ صاحب — وائس "
قاضی شریف احمد صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری عبد الشکور صاحب — " امور عامہ و خارجہ
محمد احمد صاحب قریشی — " تبلیغ
بار عبد الوہاب صاحب — " تعلیم و تربیت
شیخ خورشید احمد صاحب — آڈیٹر

نیل کوٹ چاہ بھاگانوالہ ضلع ملتان

چوہدری عبد اللطیف خان صاحب — پریذیڈنٹ و امین
" سلطان علی خان صاحب — سیکرٹری مال۔ محاسب

بشیر سلطان ضلع مظفر گڑھ

سردار محمد بخش خانصاحب — پریذیڈنٹ

سردار غوث بخش صاحب — محاسب
ماسٹر رحیم بخش صاحب — سیکرٹری مال
حضور بخش خان صاحب — " تبلیغ

علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ

منشی مستقیم صاحب چوہدری — سیکرٹری مال
قریشی محمد افضل صاحب بی اے بی ٹی — " تعلیم و تربیت
مولوی غلام محمد صاحب — " تبلیغ
ماسٹر عبد العزیز صاحب — امین

لیہ ضلع مظفر گڑھ

فضل الرحمن صاحب — پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال
محمد ظفر الاسلام صاحب — سیکرٹری تبلیغ

ترسیل زر و انتظامی امور کے منیجر کو خطاب کریں

قضیہ سویز کے تصفیہ کے سلسلے میں حالات پہلے کی نسبت امید افزا ہیں

برطانیہ کے سیاسی حلقوں کی آراء کی طرفین اپنے سابقہ موقف میں خفیف سی تبدیلی پر مائل نظر آتے ہیں

قاہرہ ۲۷ مئی۔ امریکی ذرائع کے حوالے سے بعض مصری اخباروں میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسئلہ سویز کے تصفیہ کے سلسلے میں برطانیہ کی طرف سے عنقریب جو نئی تجاویز پیش ہونے والی ہیں۔ ان سے امریکہ اپنے آپ کو اس رنگ میں تو بے تعلق رکھے گا۔ کہ وہ کسی جانب سے بھی فریق شمار نہ ہو۔ تاہم اسے مذاکرات کے دوبارہ شروع ہونے سے دلچسپی ضرور ہے۔ وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ یہ قضیہ جو عرصۂ دراز سے تعطل کی حالت میں چلا آرہا ہے۔ اب مزید تاخیر کے بغیر جلد طے ہو جائے۔ مصر کے متعلق گمان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سر دست مغربی طاقتوں کے ساتھ کسی قسم کا دفاعی معاہدہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ لیکن وہ مسئلہ سویز کے ایسے تصفیہ پر راضی ہو جائیگا کہ جس کے تحت وہ مغربی طاقتوں کے تعاون سے اس علاقے کا دفاع کر سکے۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ سال ۲۱ اکتوبر کو جب مذاکرات ناکام ہوگئے تھے اس وقت سے اب تک صورت حال کسی قدر بہتر ہو چکی ہے۔ کیونکہ مصر اب اس بات پر راضی ہو گیا ہے۔ کہ جن ممالک پر حملے کی وجہ سے علاقہ سویز میں برطانوی فوجیں دوبارہ واپس آسکیں گی۔ ان میں ترکی بھی شامل ہوگا۔ خیال ہے۔ کہ اس کے جواب میں برطانیہ بھی مصر کا یہ مطالبہ تسلیم کرلے گا۔ کہ فوجوں کے انخلاء کے بعد برطانیہ کے جو فنی ماہرین علاقہ سویز میں مقیم رہیں گے۔ انہیں فوجی وردی پہننے کی اجازت نہ ہوگی۔ اسی لئے بعض مبصرین کا خیال ہے۔ کہ تصفیہ کے سلسلے میں حالات ایک مرتبہ پھر امید افزا ہو گئے ہیں۔

امریکہ اور بھارت کے درمیان ایک اور معاہدے پر دستخط ہوگئے

نئی دہلی ۲۶ مئی۔ دہلی میں پیر کے روز امریکی اور بھارتی حکومتوں کی طرف سے ایک اور معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ جس کی رو سے بھارت کے موجودہ تربیتی مراکز میں توسیع کے لئے امریکہ کی طرف سے مزید سامان۔ تربیتی سہولتیں اور فنی امداد بہم پہنچائی جائے گی۔ امریکہ اس معاہدے کے تحت دی جانے والی امداد پر ساڑھے تین لاکھ ڈالر سے زیادہ خرچ کرے گا۔ اس میں فورڈ فاؤنڈیشن پروگرام کے تحت ملنے والی امداد اور تربیت حاصل کرنے والوں کو باہر بھیجنے کے اخراجات شامل نہیں۔

ہند چینی میں کافی فضائی طاقت موجود ہے

حکومت برطانیہ کو مارشل سینڈرش کی رپورٹ

لندن ۲۶ مئی۔ حکومت برطانیہ نے مشرق بعید میں متعین برطانوی فضائی فوج کے کمانڈر ایر وائس مارشل سینڈرش کو ہند چینی کے فوجی حقائق معلوم کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے۔ کہ ہند چینی میں فرانس کی اتنی کافی فضائی فوج موجود ہے۔ کہ وہ دشمن فوج کا اچھی طرح مقابلہ کر سکتی ہے۔

مشرقی پنجاب کونسل میں اپوزیشن کا قیام

چنڈی گڑھ ۲۶ مئی۔ پنجاب کونسل میں گذشتہ دو برس کے دوران پہلی مرتبہ اپوزیشن پارٹی قائم کی گئی ہے۔ اس کا نام سیلیز پارٹی رکھا گیا ہے۔ اس میں سابق بھارگو گروپ کے کچھ سرکردہ ممبران شامل ہیں۔ سابق چیف وہپ چودھری کرتار سنگھ کو اس پارٹی کا لیڈر چنا گیا ہے۔ گیانی کرتار سنگھ سابق وزیر راؤ موہر سنگھ سابق پارلیمنٹری سکرٹری اور سردار رام دیال سنگھ اکالی بھی اس پارٹی میں شامل ہیں۔

مسٹر ایٹلی کی زیر قیادت برطانوی لیبر پارٹی کا وفد دسمبر میں چین جائیگا

وفد وزیر اعظم چین کی دعوت پر وہاں جارہا ہے

لندن ۲۷ مئی۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کا ایک وفد مسٹر ایٹلی کی زیر قیادت دسمبر میں چین جائیگا۔ وفد میں دوسرے ممبروں کے علاوہ پارٹی کے بائیں بازو کے لیڈر مسٹر اینورن بیوان بھی شامل ہوں گے۔ وزیر اعظم چین کی دعوت پر وہاں وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیبر پارٹی کی مجلس عاملہ نے کل دعوت منظور کرنے کے بعد اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ چین کی کمیونسٹ حکومت کی طرف سے لیبر پارٹی کو یہ پہلا دعوت نامہ موصول ہوا ہے۔ پارٹی میں مسٹر ولفرڈ برک اور مسٹر مورگن فلپس بھی شامل ہوں گے۔ دونوں لیبر پارٹی کی مجلس عاملہ کے چیئرمین اور سکرٹری ہیں۔ مسٹر ولفریڈ برک سوشلسٹ حکومت میں اسسٹنٹ پوسٹماسٹر جنرل کے عہدے پر (۱۹۴۷ء-۱۹۴۹ء) فائز تھے۔

عراق کے لئے امریکی ہتھیاروں کی سپلائی

امریکی فوجی مشن نے تحقیقات مکمل کرلی

بغداد ۲۷ مئی۔ بریگیڈیر جنرل میری میرس کی سرکردگی میں پانچ افراد پر مشتمل ایک امریکی فوجی مشن نے عراق کی ضروریات کے بارے میں اپنی تحقیقات مکمل کرلی ہے۔ یہ مشن ہوائی جہاز کے ذریعہ بیروت کے لئے روانہ ہوگیا۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ سال موسم خزاں میں یہاں کے لئے امریکی ہتھیاروں کی سپلائی شروع ہو جائیگی۔ روانگی سے پیشتر مشن نے عراق کے شاہ فیصل سے ملاقات کی۔ مشن عراق میں دس دن تک رہا۔ مشن کے ایک ترجمان نے ایک ملاقات میں بتایا۔ کہ مشن کے ارکان عراق کی فوجوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

دنیا کا مضبوط ترین ٹینک

نیویارک ۲۷ مئی۔ امریکی فوج کو ۶۰ ٹن وزنی نئے ٹینکوں سے مسلح کیا جارہا ہے۔ اب تک امریکی فوج کے پاس اتنی مضبوط آہن پوش سواری نہیں تھی۔ یہ ٹینک ۸۱۰ ہارس پاور انجن سے چلتا ہے۔ اور اس پر ۱۲۰ ملی میٹر کی توپیں نصب ہیں۔ امریکہ کا دعویٰ ہے۔ کہ ساری دنیا میں اس سے زیادہ توپیں رکھنے والے ٹینک نہیں ہیں۔

غیر ملکی مشنریز کی تعداد

نئی دہلی ۲۷ مئی۔ جنوری سنہ ۱۹۵۴ء تک ہندوستان میں غیر ملکی مشنریوں کی تعداد ۵۰۶۳ تھی، یہ وہ تعداد ہے۔ جو کونسل آف اسٹیٹس میں حکومت کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں بیان کی گئی ہے یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اس میں نو ریاستوں میں کام کرنے والے مشنریوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت تک ان ریاستوں کی طرف سے ضروری اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی۔ ان میں سے اکثر امریکہ کے مشنریز ہیں۔

دہلی کے قریب بندر پکڑنے کا ٹھیکہ

دہلی ۲۷ مئی۔ شاہدرہ میونسپل کمیٹی نے بھی آج اپنی میٹنگ میں بندر پکڑنے کی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے۔ کہ شاہدرہ میں بندروں کی بھرمار ہے۔ جو کہ فصلوں کے لئے اور باغات کے لئے سخت نقصان کا موجب بن رہے ہیں۔ کمیٹی نے اس کے لئے تین ہزار روپے کی رقم وقف کردی ہے۔ فی بندر غالباً تین روپے پکڑوائی پر خرچ ہوں گے۔ خیال ہے۔ کہ اس کے لئے ایک پارٹی کو ٹھیکہ دے دیا جائیگا۔

چھ افراد ڈوب کر ہلاک ہوگئے

پٹنہ ۲۷ مئی۔ پیر کے روز دریائے گنگا میں ایک کشتی کے الٹ جانے سے چھ افراد ڈوب کر ہلاک ہوگئے۔ ان میں سے تین عورتیں تھیں اور تین بچے تھے۔